اسلام اور اس کی حقانیت

(از مولوی ثناء اللہ صاحب شمیم بہاری)

حضرات! آج دنیا کے اندر جتنے مذاہب وملل موجود ہیں یوں تو ان کے ماننے والے اپنے اپنے مذہب کی حقانیت اور دوسرے مذہب کے بطلان کے دعویدار ہیں لیکن انکا یہ دعوٰی سراسر غلط ثابت ہوتا ہے۔ اور بجز اس کے کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ اپنے آباء و اجداد کی اندھی تقلید پر اڑے ہوئے ہیں۔ یہ ہمارا صرف دعوٰی ہی نہیں بلکہ جب ہم تمام مذاہب کو حقانیت وصداقت کی کسوٹی پر جانچتے اور پرکھتے ہیں۔ تو یہ اس پر کامل نہیں اُترتے جس سے انکا بطلان روز روشن کی طرح ظاہر اور منکشف ہوجاتا ہے۔ ہاں مذہب اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے کہ اُسے جتنی سخت کسوٹی پر کسیں اور معیار پر تولیں۔ اسکی خوبیاں اسیقدر روشن اور صاف ہوتی ہیں۔ اور اس کی صداقت وحقانیت آفتاب سے بھی زیادہ نمایاں ہوکر نظروں کو خیرہ کردیتی ہے آج یہ مسلّم ہوچکا ہے کہ کسی مذہب کے صدق وکذب کی سب سے بڑی پہچان مسئلہ توحید ہے۔ جس مذہب نے توحید پر سب سے زیادہ زور دیا ہوگا شرک کی دھجیاں بکھیری ہوں گی اسیقدر اس کی حقانیت بڑھتی جائے گی ہر وہ مذہب جس میں کسی قسم کا شرک موجود ہو وہ صادق نہیں کہا جاسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ آج اسلام کے علاوہ دوسرے مذاہب بھی توحید ثابت کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ چنانچہ عیسائیوں کے یہاں مسئلہ تثلیث . . . اصل الاصول ہے لیکن وہ اس تثلیث میں بھی توحید کو ثابت کرنا چاہتے اسی طرح اور مذاہب بھی۔ لیکن جب ہم واقعات کی روشنی میں نظر کرتے ہیں تو صاف ظاہر ہوجاتا ہے کہ اسلام ہی ہے۔ جس نے توحید کے تمام شقوق کو ثابت اور شرک کے ہر ہر جزو کو باطل کیا ہے۔ آج میں صرف توحید کے بارے میں اسلام اور دوسرے مذاہب کا چند ٹوٹے ہوئے الفاظ میں مقابلہ کرونگا۔ جس سے آپ حضرات اسلام اور دیگر مذاہب کے حق وباطل ہونے کا صحیح اندازہ لگا سکتے ہیں۔

اگر اسلام کے علاوہ کسی دیگر مذہب نے توحید کا دعوٰی کیا ہے تو اس کے ساتھ ہی غیر اللہ کی پرستش بھی لازمی اور ضروری قرار دیا ہے مثلاً عیسائیوں کو دیکھئے کہ وہ اپنے کو آسمانی دین کا پیرو قرار دیتے اور خدا کی پرستش اور اس کی توحید کے مدعی ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا ہونے کا بھی عقیدہ رکھتے اور ان کی پرستش کو ضروری قرار دیتے ہیں۔ جس سے ان کی توحید شرک سے بدل جاتی ہے۔ اسی طرح یہودیوں کو دیکھئے کہ اگر وہ توحید کے قائل ہوئے تو ساتھ ہی انھوں نے بھی حضرت عزیر علیہ السلام کو ابن اللہ یعنی خدا کا بیٹا کہا (قال اللہ تبارک وتعالیٰ قالت الیھود عزیر بن اللہ)۔

ٹھیک اسی طرح آریہ سماج کو دیکھئے تو وہ بھی علی الاعلان موحد ہونے کے مدعی ہیں۔ لیکن توحید کی کسوٹی پر وہ بھی پورے نہیں اترتے اس لئے کہ وہ روح مادہ اور جسم تینوں کو قدیم مانتے ہیں۔ حالانکہ قدامت ذات باری تعالیٰ کے صفات سے ہے اور یہ اس کے ساتھ مختص ہے۔ دنیا کی کوئی شے قدیم نہیں۔ لہذا وہ بھی مشرک فی الصفات ٹھہرے اور وہ ایک نہیں بلکہ تین خدا کے ماننے

والے ہوئے۔ بعینہ اسی طرح ہندوؤں کو دیکھئے تو ان کا بھی یہی دعویٰ و خیال ہے۔ بلکہ وہ تو اس سے بھی زیادہ بڑھے چڑھے نظر آتے ہیں۔ کیونکہ وہ تو ۳۳ تینتیس کروڑ اوتاروں کی نسبت کہا کرتے ہیں کہ یہ پرمیشور جی نے خود مادی شکل میں حلول کر کے جلوہ گری فرمائی ہے۔ لہٰذا ان ۳۳ تینتیس کروڑ دیوتاؤں کی عبادت کی جائے۔

حضرات مشرکین مکہ کی حالت پر ذرا ٹھنڈے دل سے غور کریں کہ مشرکین مکہ تو خدا کو ایک جانتے تھے مگر افسوس کہ اس کے ساتھ ہی چند فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں قرار دیتے تھے۔ اور چند بتوں کو فرشتوں کے نام منسوب کر کے ان کی پرستش کرتے اور سمجھتے تھے کہ اس سے فرشتے خوش ہو کر ہماری سفارش کریں گے چنانچہ ان کا قول تھا۔ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَا اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى (زمر) یعنی ہم ان کی بندگی صرف اسی لئے کرتے ہیں کہ وہ ہم لوگوں کو اللہ سے قریب کر دیں۔

حضرات یہ ہے دنیا کے چند مذہبوں کے معتقدین اور پیروؤں کا خاکہ۔ لیکن اسلام نے آ کر ان تمام اعتقادات باطلہ کو جو مختلف مذاہب میں تھے یک قلم نیست و نابود کر دیا اور ایک صاف ستھری ہوئی توحید کی تعلیم دی۔ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا (نساء) صرف اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ کیونکہ اگر عبادت کے لائق ہے تو صرف ایک ہی ذات ہے۔ اور وہ اللہ تبارک تعالیٰ کی مقدس و متبرک ذات ہے۔ اور وہ ایک ذات واحد ہے تمام چیزوں سے بے نیاز ہے۔ اس کیلئے لائق نہیں کہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے۔ یا خود کسی کا بیٹا بنے۔ جسکو تم خدا کے ساتھ شریک ٹھیرلتے ہو یا اس کے علاوہ جن کو خدا جانتے ہو۔ اُن میں اتنی طاقت و سکت نہیں ہے کہ وہ تمہارے کچھ کام آ سکیں تمہاری تمنا بر لائیں تمہاری حاجات پوری کریں یا تمہیں مردہ یا زندہ کر سکیں۔ خدا وہ ہے جو دیکھتا اور سنتا ہے۔ زندہ اور مردہ بھی کرتا ہے۔ نفع و نقصان پہنچا سکتا ہے۔ تم اس کی اور صرف اسکی عبادت کرو۔ اس کے سوا کسی کو شریک نہ بناؤ۔ اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔ اگر اللہ واحد کے علاوہ اور بھی کوئی دوسرا خدا ہوتا نظام عالم زمین و آسمان درہم برہم ہو جاتے۔ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا (انبیاء) یعنی دنیا میں اگر اللہ تعالیٰ کے علاوہ بھی خدا ہوتے تو یہ تمام نظام درہم برہم ہو جاتا۔ ان آیتوں سے معلوم ہو گیا کہ ماسوا اللہ کے کوئی دوسرا معبود نہیں۔ لہٰذا تم کو غیر اللہ کی پرستش نہیں کرنی چاہیے۔ جس طرح اللہ کی ذات میں کوئی شریک نہیں اُسی طرح اس کی مخصوص صفات میں بھی اس کا کوئی ساجھی نہیں چنانچہ قرآن ان چیزوں سے بھرا پڑا ہے۔ میری ان پیش کردہ چند مثالوں سے ثابت ہوا کہ ہر مذہب کے صداقت کی دلیل صرف مسئلہ توحید ہے۔ لیکن جب ہم نے ان چند مذاہب کا مقابلہ کیا تو یہ بات روز روشن کی طرح واضح و منکشف ہو گئی کہ توحید کا جو نمونہ ہمارے مذہب اسلام نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اور جس قسم کی توحید اس نے اپنے مخالفین کے روبرو پیش کی ہے اس کا شائبہ بھی دنیا کے کسی اور دیگر مذاہب میں موجود نہیں

حضرات! دنیا کے اندر جتنے پیغمبر و انبیاء یکے بعد دیگرے تشریف لائے سب کا اصل مقصد توحید ہی تھا۔ یہی توحید ہے کہ جس کے باعث نوح علیہ السلام حضرت ہودؑ حضرت صالحؑ حضرت شعیب علیہم السلام نے قوم کی گالیاں سنیں۔ اور کور باطن کفار کے مظالم سہے۔ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جس کی آواز بلند کی۔ اور پھر جس کے پاداش میں نذر آتش

کیے گئے۔ جس کی وجہ سے حضرت لوط بد باطن قوم کے انسانیت سوز مصائب کا شکار ہوئے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی اولاد کو تادم مرگ جس پر قائم رہنے کی وصیت فرمائی۔ یوسف علیہ السلام نے جس کا درس مصر کے جیل خانوں میں دیا۔ یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ کے اندر جسکا نعرہ بلند کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے تمام متبعین جس پر ایمان لانے کے جرم میں فرعون کے بے پناہ مظالم کا تختۂ مشق بنے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جس کی تعلیم شام کے صحراؤں میں دی غرض کہ جتنے پیغمبر آئے سبھوں نے اسی توحید کی تبلیغ میں ہمت شکن مشکلات کا مقابلہ کیا۔ اور ہزاروں تکالیف اٹھائیں۔ حتیٰ کہ اسی مبارک تعلیم (توحید) کی تبلیغ واشاعت کے جرم میں ہمارے سرور کائنات حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین عرب کے پتھر کھائے۔ اسی کی بدولت آپؐ مع اپنے خاندان کے شعب ابی طالب میں محصور کر دیئے گئے۔ نیز اسی کی بدولت قبائل عرب نے آپ کا بائیکاٹ کیا۔ جس کی تبلیغ واشاعت کی خاطر اپنے عزیز واقارب کو چھوڑا گھربار چھوڑا۔ مکہ معظمہ جیسے عزیز اور پیارے وطن کو خیرباد کہا۔ اور ساتھ ہی ساتھ آپ کے ہزاروں جاں نثار صحابہ کرامؓ نے اسی کی اشاعت کیلئے اپنے جان مال قربان کر دیئے۔ اپنے نونہال اور معصوم بچوں کو یتیم۔ اور اپنی بیویوں کو بیوہ کیا۔ یہ سب کرشمے تھے تو صرف جذبۂ تبلیغ توحید اور رد شرک ہی کے۔

اللہ تبارک تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم لوگوں کو بھی توحید خالص پر چلائے اور اس کی تبلیغ واشاعت کی توفیق اور ہمت عطا فرمائے۔ آمین

صفحہ ۲۰ کا بقیہ مضمون

اور زوجیت کے فرائض سے کہاں تک عہدہ برآ ہو سکتی ہیں۔ درحقیقت جن عورتوں کی تربیت ابتدا ہی میں عملی ماحول میں ہوتی ہے اور جو برابر گھر کے کاموں میں حصہ لیتی رہتی ہیں۔ آئندہ انھیں امور خانہ داری ہیں بچوں کی دیکھ بھال شوہر کی خدمت گھر کی صفائی وغیرہ امور کے انجام دینے میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی بلکہ وہ شوہر کی خدمت اولاد کی تعلیم و تربیت سے خوش ہوتی ہیں اور اس کو باعث فخر سمجھتی ہیں۔ وہ گھر کے کام کاج کرنے اور گھر کے صاف ستھرا رکھنے میں کسی قسم کی ندامت محسوس نہیں کرتیں بلکہ اس کے برعکس گھر کے انتظام کو ٹھیک نہ رکھنے اور اسکو گندا رکھنے میں انھیں تکلیف محسوس ہوتی ہے۔

پس مذکورہ بالا بیان سے یہ ثابت ہو گیا کہ مردوں سے زیادہ عورتوں کے حق میں بیکاری اور اوقات کی تضییع مضر اور نقصان دہ ہے کیونکہ ان کی بیکاری اور تضییع اوقات کا اثر نہ صرف انھیں کی زندگی کیلئے زہر قاتل ہے بلکہ اس کا نقصان اولاد کے حق میں پایا جاتا ہے کیونکہ بچے ماں کو جب آرام طلب اور بے عمل پاتے ہیں تو انھیں کی طرح وہ بھی بے عمل ہو جاتے ہیں اور اوقات کو کھیل کود میں ضائع و برباد کر دینے کے عادی ہو جاتے ہیں انھیں اوقات کی کوئی قدر و قیمت محسوس نہیں ہوتی جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دنیا میں کسی کام کے لائق نہیں رہتے۔